محمد اکرام تائب

# دفتروں میں لوگ سب بیٹھے ہیں مُنہ کھولے ہوئے

ووٹ کی خاطر مرے گھر کا جو کرتے تھے طواف
اب مجھے وہ آسماں پر بھی نظر آتے نہیں
کل تلک وہ جو ترستے تھے کھجوروں کے لئے
آج سیدھے مُنہ سے وہ انگور بھی کھاتے نہیں
شومئی قسمت سے جن کا کوئی بھی افسر نہ ہو
زندگی میں وہ مقامِ زندگی پاتے نہیں
دفتروں میں لوگ سب بیٹھے ہیں منہ کھولے ہوئے
برملا رشوت طلب کرتے ہیں شرماتے نہیں
روز بنتے ہیں کچہری میں وہی جھوٹے گواہ
سال میں اک دن بھی جو مسجد کبھی جاتے نہیں
جب تلک مُٹھی کلرکوں کی نہیں ہوتی ہے گرم!
کس جگہ فائل پڑی ہے ہم کو بتلاتے نہیں
منتقلی جب سے انہیں ملنے لگی ہے دوستو!
اب کبھی چالان کی تکلیف فرماتے نہیں
مُلک سے باہر وہی شائد نہیں اب تک گئے
کام جو کرتے ہیں تائب ناچتے گاتے نہیں